السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

زید پاکستان سے یورپ کے شہر سٹاک ہوم، سویڈن میں اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے حصول کے لیے آیا ہے۔ زید انگریزی ادب کا طالب علم ہے۔ زید نے پاکستان میں داڑھی کاٹنے سے توبہ کی، شرعی داڑھی رکھی اور شلوار قمیض پہنتا رہا۔ یورپ میں لباس کے حوالے سے زید کے مندرجہ ذیل سوالات ہیں جن کے بارے میں علماء کرام کی رہنمائی کا طلب گار ہے:

1) کیا زید اپنی یونیورسٹی کے اندر جینز/پینٹ اور شرٹ پہن سکتا ہے؟

2) کیا زید اپنی رہائش/ہاسٹل کے اندر جینز/پینٹ اور شرٹ پہن سکتا ہے؟

3) کیا زید اپنے آفس/روزگار کی جگہ جینز/پینٹ اور شرٹ پہن سکتا ہے؟

4) کیا زید جینز/پینٹ اور شرٹ میں نماز ادا کر سکتا ہے؟

5) کیا نماز والی ٹوپی کے علاوہ ایسی ٹوپی جو کہ سردی سے بچاؤ کے لیے پہنی جاتی ہے اسکو سنت کی نیت سے پہننے میں اجر کی امید ہے؟

6) سٹاک ہوم میں سال کے اکثر حصے میں شدید سردی اور برف باری ہوتی ہے، اکثر پگھلی ہوئی برف سے راستے میں کیچڑ بھی بن جاتی ہے، اس لیے سردی سے بچاؤ کے لیے اور کپڑوں کو صاف کرنے کے لیے جینز/پینٹ شرٹ میں سہولت محسوس ہوتی ہے۔

7) عمومی حالات میں جینز/پینٹ شرٹ پہننے کے متعلق مفتیان کرام کی رائے کیا ہے؟ کیا آج کل بھی یہ لباس یہود و نصاریٰ کی تشبیہ میں شمار ہوتا ہے جبکہ مشاہدہ ہے کہ یہ لباس نسل و مذہب کی تخصیص سے عام ہو چکا ہے؟

دار الافتاء

رہنمائی کا طالب،

والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱،۲،۳﴾...... عام حالات میں بلا حاجت پینٹ شرٹ کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے، اس لئے کہ یہ غیر مسلموں کا چلایا ہوا لباس ہے، سلف صالحین اور نیک لوگوں کی وضع قطع سے مخالف لباس ہے، تاہم اگر پینٹ شرٹ پہننی پڑے تو اس میں درج ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

(۱) پینٹ شرٹ اتنے چست، باریک اور جسم سے چپکے ہوئے نہ ہوں کہ جس سے جسم کے پوشیدہ رکھے جانے والے اعضاء مثلاً کولہے اور رانوں کی ساخت ظاہر ہو۔

(۲) کافروں اور فاسقوں کے ساتھ مشابہت کے قصد سے نہ پہنے جائیں، بلکہ بوقتِ حاجت استعمال کئے جائیں۔

(۳) پینٹ ٹخنوں سے نیچے نہ ہو۔

(۴) پینٹ یا شرٹ میں سے کوئی خالص ریشم کی نہ ہو، کیونکہ مردوں کے لئے خالص ریشم پہننا حرام ہے، خواہ کوئی سا بھی لباس ہو۔

(۵) اس لباس کو پسندیدہ لباس نہ سمجھا جائے۔ (مأخذہ التبویب: ۲/۱۶۷۲، ۲/۱۶۲۲، ۳۰)

۴﴾...... اگر پینٹ شرٹ میں ستر چھپا ہوا ہو، اور پینٹ اس قدر چست نہ ہو کہ اعضاء کی ساخت نمایاں ہو، ٹخنوں سے اوپر ہو اور شرٹ کی آستین بھی کہنیوں سے نیچے ہو تو اس میں نماز ادا کرنے میں حرج نہیں۔

۵﴾...... جی ہاں! ثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تبوک کے علاقہ میں سردی سے بچاؤ کے لئے اُس علاقہ کا لباس استعمال کیا تھا۔

فی المشکوٰۃ: (۲/۱۲٤٠) کتاب اللباس الفصل الاول

وعن المغيرة بن شعبة: أن النبي صلى الله عليه وسلم لبس جبة رومية ضيقة الكمين۔

وفی المرقاۃ تحتہ: (۲٦٣٧/٧)

وهذا كان في سفر، كما دل عليه رواية البخاري ......من طريق زكريا ابن أبي زائدة، عن الشعبي بهذا الإسناد عن المغيرة قال: كنت مع النبي -صلى الله عليه وسلم- في سفر فقال " :أمعك ماء؟ "، فقلت: نعم، فنزل عن راحلته......فمشى حتى توارى عني في سواد الليل، ثم جاء فأفرغت عليه الأداوة، فغسل وجهه ويديه، وعليه جبة شامية من صوف، فلم يستطع أن يخرج ذراعيه منها حتى أخرجهما من أصل الجبة " ...... ووقع في رواية مالك وأحمد وأبي داود أن ذلك كان في غزوة تبوك...... ومن فوائد الحديث:

الانتفاع بثياب الكفار حتى يتحقق نجاستها، لأنه -صلى الله عليه وسلم -لبس الجبة الرومية ولم يستفصل۔

۶﴾......عذر کی صورت میں پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

۷﴾......موجودہ حالات کے اعتبار سے اس میں تشبہ تقریباً ختم ہو چکا ہے، دنیا میں مختلف ممالک میں مختلف نسل کے لوگوں کی بہت بڑی تعداد جن میں مسلمانوں کی بڑی تعداد شامل ہے پینٹ شرٹ استعمال کرتے ہیں۔اور دنیا کے مختلف علاقوں میں پینٹ شرٹ پہننا اتنا عام ہو چکا ہے کہ انگریزوں یا دیگر غیر مسلموں کا شعار نہیں رہا۔نیز کفار یا فاسقوں کے ساتھ تشبہ اس وقت ممنوع ہے جب کوئی کام تشبہ کی نیت سے کیا جائے، پینٹ شرٹ پہننے والوں کی بھاری اکثریت اس نیت سے بے خبر ہوتی ہے، بلکہ اپنے کام میں سہولت وغیرہ کی غرض سے پہنتے ہیں، یہ ممنوع تشبہ میں داخل نہیں ہے، لیکن چونکہ یہ صلحاء کا لباس نہیں ہے اس لئے عام حالات میں اپنا قومی یا مقامی لباس استعمال کیا جائے جو صلحاء میں رائج ہو۔(مأخذۃ التبویب:۲/۱۶۷۲۔امداد الاحکام:۱/۲۸۶)

فی الدر المختار :(۱/۶۲٤)

فإن التشبه بهم لا يكره في كل شيء ، بل في المذموم وفيما يقصد به التشبه، كما في البحر

وفی ردالمحتار :(۱/۶۲٤)

(قوله لأن التشبه بهم لا يكره في كل شيء) فإنا نأكل ونشرب كما يفعلون بحر عن شرح الجامع الصغير لقاضي خان، ويؤيده ما في الذخيرة قبيل كتاب التحري .قال هشام :رأيت على أبي يوسف نعلين مخصوفين بمسامير، فقلت :أترى بهذا الحديد بأسا؟ قال لا قلت: سفيان وثور بن يزيد كرها ذلك لأن فيه تشبها بالرهبان؛ فقال كان رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يلبس النعال التي لها شعر وإنها من لباس الرهبان .فقد أشار إلى أن صورة المشابهة فيما تعلق به صلاح العباد لا يضر، فإن الأرض مما لا يمكن قطع المسافة البعيدة فيها إلا بهذا النوع .اهـ وفيه إشارة أيضا إلى أن المراد بالتشبه أصل الفعل :أي صورة المشابهة بلا قصد۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ

۲۱/اپریل ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ

۲۱/اپریل ۲۰۱۹ء